سوال

(330) کیا مردے سنتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ اگر سنتے ہیں تو: "نَم کَنَوْمَةِ الْعَرُوس والی حدیث کا کیا مطلب ہے؟ (مرسلہ: ابو اسحاق عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ، ویرووال مسجد اہل حدیث متصل تھانہ۔ ضلع امرتسر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آیت: اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی اور آیت وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مردے سنتے نہیں ہیں۔ اور اسی کی تائید حدیث نَم کَنَوْمَةِ الْعَرُوس دلہن کی طرح سوجا" سے بھی ہوتی ہے،

لیکن بعض احادیث صحیحہ سے خاص اوقات و مواقع میں مردوں کا سننا ثابت ہے، جیسے حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"وَاِنَّہ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ "[1](رواہ البخاری)

"وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے"

اور جیسے حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ "[2](رواہ البخاری ایضا)

"تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے"

اور جیسے حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس سے یہ لفظ واقع ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر "السلام علیکم اہل الدیار الخ[3](رواہ مسلم)

جب وہ قبرستان جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے : "اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ ۔ ۔ الخ"

پس دونوں آیات مذکورہ بالا اوران احادیث کے درمیان جمع و توفیق کی صورت یہ ہے کہ مُردے سنتے نہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی خاص وقت یا کسی خاص موقع میں ان کو سنانا چاہتا ہے تو وہ سن لیتے ہیں۔

تفسیر فتح البیان مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب (7/85) میں ہے :

"وظاہر نفی سماع الموتیٰ العموم، فلا یخص منہ الا ما ورد بدلیل کما یثبت فی الصحیح انہ صلی اللہ علیہ وسلم خاطب القتلیٰ فی قلیب بدر، فقیل لہ : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما تکلم اجسادا لا ارواح لہا؟ وکذلک ما ورد من ان المیت یسمع خفق نعال المشیعین لہ اذا انصرفوا " انتہی

"مردوں کے سننے کو نفی کا ظاہری مفہوم اس کا عموم ہے، اس سے صرف وہی خاص ہو سکتا ہے، جو دلیل کے ساتھ وارد ہوا ہو، جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے ایک کنویں میں پڑے ہوئے مقتولین سے خطاب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ ایسے جسموں سے کلام کر رہے ہیں، جن میں روحیں نہیں ہیں؟ اسی سلسلے میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ مردہ اس وقت رخصت کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، جب وہ اسے رخصت کرکے واپس لوٹتے ہیں"

فتح الباری شرح صحیح بخاری (5/704) میں ہے :

وقال ابن التین : (لا معارضۃ بین حدیث ابن عمر والآیۃ: لأن الموتیٰ لا یسمعون بلا شک, لکن اذا اراد اللہ اسماع ما لیس من شأنہ السماع لم یمتنع) کقولہ تعالیٰ :

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ الایۃ وقولہ فَقَالَ لَہَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْہًا الایۃ انتہی

"ابن التین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ بلاشبہ مردے نہیں سنتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کو سنانے کا ارادہ کرے، جو سنا نہیں کرتا تو اس میں کوئی مانع اور رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ (الاحزاب : 72)

"بے شک ہم نے امانت کو (آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے) پیش کیا) اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

فَقَالَ لَہَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْہًا ... ١١ ... سورۃ فصلت

"تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ آؤ خوشی یا ناخوشی سے"

اس مسئلے کے متعلق میرا ایک مضمون فتاویٰ نذیریہ (1/411،412،413) میں بھی درج ہے، اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1273) صحیح مسلم رقم الحدیث (2870)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1304) صحیح مسلم رقم الحدیث (2873)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (975)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04